از عبیداللہ کوٹی ندوی

علامہ بُرہان الدّین مَرغینانی

صاحب ہدایہ

علامہ برہان الدین مرغینانی ، ماوراءالنہر کے چھٹی صدی ہجری کے ان اکابر فقہا میں ہیں جن کی تصنیف ہدایہ نے غیر معمولی شہرت اور مقبولیت حاصل کی ہے۔ ہدایہ کے بارے میں علامہ کمال الدین محمد طاش کبری زادہ رومی (م ۱۰۳۰ھ) نے یہ رائے دی ہے کہ فقہ پر لکھی جانے والی یہ سب سے اہم کتاب ہے۔[1]

لیکن اس زمانہ کے دوسرے اہل علم کی طرح، علامہ مرغینانی کے حالات بھی زیادہ دستیاب نہیں۔ تاہم جس قدر فراہم ہو سکے ہیں ذیل کی سطروں میں پیش کئے جاتے ہیں۔

اسم گرامی اور نسب نامہ | علی نام اور ابوالحسن کنیت ہے۔ شیخ الاسلام برہان الدین لقب سے شہرت پائی[2]
اپنی تصنیف کتاب التجنیس والمزید[3] اور البدایہ[4] کے آغاز میں اپنا نام اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ " ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل "

مولانا عبدالحی فرنگی محلی نے یہ نسب نامہ لکھا ہے:۔

" علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل بن الخلیل بن ابی بکر الفرغانی المرغینانی " پھر مزید لکھتے ہیں کہ علامہ مرغینانی حضرت ابوبکر صدیق رض کی نسل سے ہیں[5]

علامہ برہان الدین مرغینانی کا سن ولادت ، زرکلی نے ۵۳۰ھ درج کیا ہے[6] اکتفاء القنوع[7] میں بھی یہی ہے لیکن یہ درست نہیں۔ قیس بن اسحاق ابوالمعالی المرغینانی ، سمرقند میں مقیم ایک صاحب علم اور باحیثیت شخص تھے اور وہیں ۵۲۷ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:۔

" میرے اور ان کے درمیان قرابت تھی۔ میں ان سے ملا ہوں انہوں نے مجھے چند اشعار سنائے۔ یہ عربی اشعار ،

---

[1] کشف الظنون نمبر ۲۰۳۲ مطبوعہ وکالۃ المعارف ترکی ۱۹۴۳ء [2] الجواہر المضیئہ فی طبقات الحنفیہ مولفہ محی الدین عبدالقادر قرشی مصر ج ۱ ص ۳۸۳ [3] التجنیس نسخہ قلمی دارالمصنفین [4] الفوائد البہیہ ص ۱۴۵ [5] مقدمۃ الہدایہ ج ۳ ص ۲ [6] الاعلام ج ۲ ص ۲۶۰ [7] اکتفاء القنوع ص ۱۱

صاحب ہدایہ نے اپنی معجم الشیوخ میں نقل بھی کئے ہیں[1]۔ ممکن ہے کہ صاحب ہدایہ کی ان سے یہ ملاقات ۲۷ھ سے کافی پہلے ہوئی ہو۔ لیکن اگر یہ سمجھا جائے کہ قیس بن اسحاق سے ان کی یہ ملاقات ۲۷ھ میں ہوئی تھی تب بھی اس وضاحت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ علامہ مرغینانی ۲۷ھ تک تو یقیناً تعلیم و تربیت کے اس مرحلہ پر پہنچ گئے تھے کہ عربی اشعار سمجھ کر دوسروں کو سنا سکتے تھے۔ ان کے ادبی ذوق اور قوت حافظہ کا یہ حال تھا کہ وہ ان اشعار کو اپنے حافظہ میں محفوظ بھی رکھ سکتے تھے

دوسرا سنہ ولادیت، علاء الدین نبیرہ کے حوالہ سے مولانا فرنگی محلی نے اپنے اجداد کا نقل کردہ ۵۱۱ھ تحریر کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ شیخ الاسلام برہان الدین کی ولادت بروز دوشنبہ بعد نماز عصر ۸ رجب ۵۱۱ھ میں ہوئی[2]۔ اس لئے زرکلی کا یہ لکھنا کہ ان کی ولادت ۵۳۰ھ میں ہوئی صحیح نہیں۔

<u>وطن</u> : شیخ قاسم بن قطلوبغا[3] نے اور مغل شہنشاہ بابر نے[4] (جو فرغانہ کا بھی حکمران تھا) علامہ مرغینانی کا اصل وطن "رشدان" کو قرار دیا ہے۔

یہ رشدان صوبہ فرغانہ کے شہر مرغینان کا ایک دیہات ہے۔ لیکن اپنی مردم خیزی، علمی و دینی حیثیت اور تمدنی اہمیت کی وجہ سے چوتھی صدی ہجری میں مرغینان سے زیادہ اہم اور عظیم تر تھا۔ یاقوت حموی[5] اور مقدسی بشاری[6] نے رشدان کے بجائے رشتان لکھا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ قریب المخارج ہونے کی وجہ سے یہ دونوں ہی لفظ مستعمل رہے ہیں۔

شیخ الاسلام برہان الدین کو دیہات، شہر اور صوبہ کی مناسبت ہی سے الفرغانی المرغینانی الرشدانی کہا جاتا ہے فرغانہ صوبہ، ماوراء النہر کا ایک حصہ تھا جس میں بخارا۔ بیکند۔ دبوسیہ۔ سمرقند۔ فاراب۔ شاش (تاشقند) کاسان۔ ترمذ اور کاشغر وغیرہ کی ریاستیں شامل تھیں۔ اور یہ تمام علاقے علوم و فنون کے مرکز تھے۔ جن کی خاک سے بے شمار اہم شخصیتیں اٹھیں۔ فرغانہ بھی ایک اہم مرکز شمار کیا جاتا تھا۔ اس کے شہر مرغینان کے بارے میں یاقوت حموی نے خاص طور پر یہ شہادت دی ہے کہ

"مرغینان ماوراء النہر میں فرغانہ کے اطراف کے معروف ترین شہروں میں ہے۔ فضلاء اور اہل علم کی ایک بڑی تعداد وہاں پیدا ہوئی"

---

[1] الجواہر جلد ا صہ ۴۱۴ [2] مقدمۃ الہدایہ جلد ۳ صہ ۲ [3] تاج التراجم فی طبقات الحنفیہ صہ ۴۱
[4] تزک بابری صہ ۳ [5] معجم البلدان جلد ۴ صہ ۲۵۲ مطبوعہ مصر ۱۹۰۶ء [6] معجم البلدان ج ۴ ص ۲۵۲ مطبوعہ مصر ۱۹۰۶ء [7] تقویم البلدان ص ۴۰۴ تا ۵۰۴ مطبوعہ پیرس ۱۸۴۰ء [8] معجم البلدان جلد ۸ ص ۳۷۔

تعلیم و تربیت | غالباً صاحب ہدایہ کے والد بزرگوار کا بچپن ہی میں انتقال ہوگیا تھا۔ ان کے حالات پردۂ خفا میں ہیں۔ علامہ مرغینانی کی ابتدائی تعلیم اور تربیت و پرداخت ان کے جد مادری القاضی الامام عمر بن حبیب بن علی زندرامسی [1] کے یہاں ہوئی جو مرغینان کے قاضی کے منصب پر فائز تھے۔ شمس الائمہ امام سرخسی کے خاص تلامذہ میں شمار ہوتے تھے۔ شاعر تھے۔ فقہ و علم کلام میں متبحر، فتویٰ اور قضا کے مسائل میں دقیق النظر عالم اور امام وقت تھے۔ تصنیف و تالیف کا ذوق رکھتے تھے۔ چنانچہ اپنے ایک استاذ قاضی احمد بن عبد العزیز زوزنی کی کتاب "مسائل الاسرار" پر حاشیہ بھی تحریر فرمایا تھا۔ صاحب ہدایہ کے مربی اور اولین استاد یہی تھے۔ جن سے انہوں نے علم کلام (جو منطق و فلسفہ، عقائد اور فرق و ملل کے تقابلی مطالعہ پر مشتمل ہوتا تھا) عربی زبان و ادب اور شعر و سخن کی تعلیم حاصل کی۔ ابھی وہ کم سن تھے کہ حسن آغاز اور غالباً تبرک کے طور پر نانا نے ایک حدیث شریف ان کے سامنے پڑھی۔ بارگاہ الٰہی سے قوت حافظہ کی دولت عطا ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ حدیث آخر عمر تک علامہ مرغینانی کو یاد رہی۔ فرماتے تھے کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک روایت حدیث کے جواز کے لئے یہ شرط بھی ہے کہ راوی حفظ حدیث کے زمانہ سے روایت حدیث کے زمانہ تک، اس کو نہ بھولا ہو۔ چنانچہ اس شرط کے مطابق میرے لئے اس روایت کو بیان کرنا جائز ہے۔[2]

اسی دوران میں صاحب ہدایہ نے شیخ منہاج الشریعۃ محمد بن محمد بن الحسین سے استفادہ کیا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اوائل عمر اور زمانۂ کم سنی ہی میں شیخ سے پڑھا ہے۔ اور اس کے بعد بھی ۵۳۵ھ تک شیخ کے بحر علم سے مسلسل فیض حاصل کرتا رہا۔[3]

اپنے نانا قاضی عمر بن حبیب زندرامسی کے انتقال کے بعد علامہ مرغینانی نے فقہ و علم کلام کی مزید تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے صوبہ کے صدر مقام فرغانہ کے لئے رخت سفر باندھا۔

فرغانہ | یہاں امام ابو الحسن بزدوی کے براہ راست شاگرد، ابو المعالی ظہیر الدین بن زیاد ابن الیاس کی مسند درس

---

[1] قرشی نے ایک موقعہ پر (ج ۲ ص ۳۱۳) اس کا تلفظ ش سے کیا ہے یعنی زندرامشی۔ یاقوت حموی کی معجم البلدان ج ۴ ص ۴۰۹ میں "زندرامش" کو بھی بلدان و امکنہ کی فہرست میں شمار کیا گیا ہے۔ لیکن وہ اس کا تلفظ بتا کر رہ گئے۔ مزید تفصیل و تعین نہیں کی۔ میرے خیال میں صاحب ہدایہ کے نانا کی زندرامس کی طرف نسبت مکانی نہیں بلکہ خاندانی ہے۔ ہندوستان کے نند خاندان ۴۱۳ ق م سے ۳۲۲ ق م تک یعنی ۹۰ برس حکمران رہا۔ اور اس کے نو راجاؤں نے حکومت کی۔ یونانی مورخوں کے بقول اس خاندان کے آخری حکمران کا نام "زندرامس" تھا۔ اس لئے یہ بات کچھ بعید نہیں کہ مؤلف ہدایہ کے نانا اسی زندرامس کی نسل سے ہوں۔

قدیم تاریخ ہند باب دوم ضمیمہ ب ص ۸۱ مؤلفہ ونسنٹ اے سمتھ۔ ترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد۔

[2] الجواہر ج ا ص ۳۹۰ [3] الفوائد البہیہ

نمایاں طور پر شہرت رکھتی تھی۔ علامہ مرغینانی نے ان سے استفادہ کیا۔ وہ اپنی فضیلت علمی کے باوجود خوش اخلاق اور منکسر مزاج تھے۔ شاگردوں کے ساتھ شفقت اور محبت کا معاملہ فرماتے[1] فرغانہ ہی کے ایک اور بزرگ عالم شیخ عثمان بن ابراہیم خوافندی سے بھی علامہ مرغینانی نے فقہ وغیرہ کا درس لیا۔ اور اجازت پائی[2]

علامہ مرغینانی نے طلب علم کی راہ میں سمرقند، بخارا، نیشاپور، مرو، بلخ وغیرہ کے سفر کیے۔ وہ حرمین و بغداد اور ہمدان بھی گئے۔ اس سلسلہ میں وہ کہاں پہلے گئے اور کہاں بعد میں۔ یا اساتذہ کا مابعد سے استفادہ میں تقدم و تاخر کی نوعیت کیا رہی یہ بتانا دشوار ہے۔ البتہ یہ بات یقینی ہے کہ عربی زبان و ادب اور علم کلام و فقہ کی تعلیم مقدم تھی۔ اور حدیث و تفسیر کی موخر۔ مگر چونکہ صاحب ہدایہ نے ہر ایک فن کی تعلیم کئی کئی اساتذہ سے حاصل کی ہے اس لئے شہروں ہی کی ترتیب سے صاحب ہدایہ کے اساتذہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

مولانا فرنگی محلی یا تذکرہ و سوانح کے دوسرے مصنفین نے صاحب ہدایہ کے چند ہی اساتذہ کا ذکر کیا ہے لیکن حسن اتفاق سے شیخ محی الدین عبدالقادر قرشی نے الجواہر المضیہ میں مختلف فقہا و محدثین کے تذکرہ میں جابجا، صاحب ہدایہ کی کتاب معجم الشیوخ سے اقتباسات لئے ہیں جن سے صاحب ہدایہ کے دور طالب علمی اور ان کے اساتذہ پر مزید روشنی پڑتی ہے۔

سمرقند | نوجوانی ہی میں صاحب ہدایہ سمرقند گئے۔ جہاں ان کے قرابت دار قیس بن اسحاق ابوالمعالی (وفات ۵۲۷ھ) حیات تھے۔ وہ امام محمود بن عبداللہ جوزجانی کے شاگرد اور امام ابوحفص عمر بن محمد نسفی کے استاد تھے[3] ان سے ملاقات اور علمی استفادہ کے علاوہ، علامہ مرغینانی کے لئے امام زاہد نجم الدین ابوحفص عمر بن محمد نسفی (م ۵۳۷ھ) کی شخصیت خاص طور پر بڑی اہم تھی۔ وہ مفتی، فقیہ، محدث، مفسر اور صاحب فضل تھے۔ ان کی روایت حدیث ۵۵۰ اساتذہ سے مروی تھیں۔ انھوں نے فقہ و حدیث پر کئی کتابیں لکھیں۔ جامع صغیر کو منظوم کیا۔ علامہ مرغینانی نے ان سے کچھ تصنیفات کی سماعت کی۔ اور امام ظہیر الدین محمد بن عثمان کی رفاقت میں ان سے مشائخ کی کتاب المسندات کی بھی سماعت کی اور ان کے صاحبزادہ الامام المجد اسعد بن عمر نسفی سمرقندی (شہید ۵۵۲ھ) سے بھی روایت حدیث کی اجازت حاصل کی۔

سمرقند ہی میں امام علی بن محمد بن اسماعیل اسبیجابی (م ۵۳۵ھ) فقہ کے ایک ممتاز عالم تھے جو شیخ الاسلام کی حیثیت رکھتے تھے۔ علامہ مرغینانی نے ان سے فن تدریس اور اصول و کلام میں بہت زیادہ استفادہ کیا۔ زیادات کے کچھ فتاوے اور مبسوط اور جامع صغیر کا ایک حصہ پڑھا۔ انھوں نے علامہ مرغینانی کو علی الاطلاق افتا کی اجازت دی۔ اور اس بارے میں شاندار تعریفی الفاظ استعمال کرتے ہوئے اپنی طرف سے تفصیلی سند بھی عنایت فرمائی۔

---

[1] الجواہر ج ا ص ۳۴۵ [2] معجم الشیوخ [3] ایضاً [4] جلد ۲ ص ۱۴

نیشاپور | یہاں امام نے شیخ صفی الدین ابوالبرکات عبداللہ بن محمد صاعدی سے درس لیا۔ اور ان کی تمام مرویات کی اجازت مطلقہ حاصل کی۔ شیخ صاعدی خاندانی طور پر علم و زہد اور صلاح و تقویٰ کے وارث اور اسی ماحول کے پروردہ تھے۔

مرو | یہاں جن شیوخ سے علامہ مرغینانی نے استفادہ کیا وہ یہ ہیں۔

ا۔ محمد بن ابی بکر الخطیب السنجی الامام الزاہد: انھوں نے اپنی تمام مسموعات کی روایت کرنے کی اجازت دی۔ اور شیخ علی بن احمد الواحدی کی کتاب التفسیر الوسیط کا ایک نسخہ اپنے دست خاص سے عنایت فرمایا۔

۲۔ شیخ ضیاء الدین محمد بن حسین برسوخی۔ ان کو چار واسطوں سے امام مسلم بن الحجاج القشیری سے صحیح مسلم کی اجازت و روایت کا شرف حاصل تھا۔ چنانچہ انھوں نے صحیح مسلم اور اپنی تمام دیگر مسموعات کی صاحب ہدایہ کو اجازت دی۔ اور اپنے دست خاص سے ۵۴۵ھ میں یہ اجازت نامہ لکھ کر عنایت فرمایا۔ ان کی مسموعات میں کتاب التمہید (مؤلفہ امام سیف الدین ابوالمعین میمون بن محمد مکحولی) کی اجازت و روایت بھی شامل تھی[ل]۔

ان ہی کے واسطہ سے امام ابوحنیفہؒ کی کتاب الرسالہ کی روایت بھی تنہا صاحب ہدایہ ہی کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہے جس میں امام ابوحنیفہؒ تک صرف نو واسطے ہیں[۲]۔

۳۔ شیخ محمد بن الحسن بن مسعود: اپنی تمام کتابوں، مرویات و مسموعات کی اجازت اپنے قلم سے تحریر فرما کر دی۔ جس میں امام طحاوی کی شرح معانی الآثار کی بھی اجازت شامل تھی[۳]۔

۴۔ شیخ ابوالفتح محمد بن عبدالرحمٰن کشمیہنی مروزی: آپ تین واسطوں سے امام بخاری کے شاگرد اور روایت بخاری کے مجاز تھے۔ صاحب ہدایہ نے ان سے ۵۴۵ھ میں بخاری شریف کا بیشتر حصہ پڑھا۔ اور باقی ماندہ کی بھی اجازت حاصل کی[۴]۔

بلخ | قاضی سعید بن یوسف حنفی مقیم بلخ: آپ سے علامہ مرغینانی نے روایت حدیث بھی کی اور اجازت مطلقہ عامہ بھی حاصل کی[۵]۔

۲۔ ابوشجاع ضیاء الاسلام عمر بن محمد بسطامی بلخ کے مشائخ کبار میں تھے اور بقول علامہ مرغینانی ان کے پاس اسانید عالیہ تھیں۔ اور وہ مختلف علوم میں کمال رکھتے تھے۔ وہ اور ان کے بھائی محمد بن محمد حنفی مسلک کے فقیہ اور امام تھے شیخ عمر بسطامی نے صاحب ہدایہ کو تمام مسموعات و مستجازات کی اجازت مطلقہ لکھ کر عنایت فرمائی[۶]۔

بخاری | ا۔ برہان الائمہ الصدر الشہید عمر بن عبدالعزیز بن مازہ (م ۵۳۶ھ) امام ابن امام اور بحر بن بحر کے

ل الجواہر ج ا ص ۳۸۳ [۲] کتاب الرسالہ کی دریافت مولانا محمود حسن خان ٹونکی کے ذریعہ ہوئی۔ جسے انھوں نے اپنی کتاب معجم المصنفین ج ۲ ص ۱۹۲ مطبوعہ بیروت میں نقل کر دیا ہے [۳] الجواہر ج ۲ ص ۴۶ [۴] ایضاً [۵] ایضاً ج ۲ ص ۲۰۷ [۶] ایضاً ص ۲۴۹

کہے جاتے تھے۔ فتاویٰ صغریٰ۔ فتاویٰ کبریٰ اور شرح جامع صغیر مطول آپ کی تصنیفی یادگاریں ہیں۔ صاحب ہدایہ کے خصوصی اساتذہ میں ہیں۔ جن سے انہوں نے فلسفہ اور کلام و فقہ کی تعلیم حاصل کی[1]

۲۔ شیخ احمد بن عبدالعزیز، برہان الدین عمر بن مازہ کے برادر ہیں ان کو ۴ واسطوں سے امام محمد کی شاگردی کا شرف حاصل تھا۔ انہوں نے صاحب ہدایہ کو السیر الکبیر اور اپنی تمام مسموعات اور مستجازات کی اجازت دی[2]

۳۔ شیخ محمد بن عبدالرحمٰن بخاری (م ۵۴۶ھ) یہ الزاہد العلاء کے لقب سے معروف تھے۔ بقول سمعانی۔ فقیہ، مفتی، متکلم اور صاحب فضل تھے۔ ایک ہزار سے زیادہ اجزاء پر مشتمل تفسیر قرآن لکھی۔ انہوں نے صاحب ہدایہ کو تمام مستجازات اور مصنفات کی اجازت مطلقہ دی۔ اور خود اجازت نامہ لکھ کر عنایت فرمایا[3]

۴۔ شیخ عثمان بن علی بیکندی، بقول امام سمعانی۔ بخاری میں شمس الائمہ سرخسی کے آخری شاگردوں میں تھے۔ یہ بھی صاحب ہدایہ کے مشائخ میں ہیں[4]

۵۔ علامہ سدید الدین ابو الرضا محمد بن محمود طرازی (م ۵۰۰ھ) صاحب ہدایہ نے ان کو بھی اپنے اساتذہ میں شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ بخاری میں انہوں نے مجھے تعلیم و اجازت سے سرفراز فرمایا[5]

<u>مرغینان</u> غالباً، علامہ مرغینانی سمرقند وغیرہ کے تعلیمی سفروں کے بعد دوبارہ مرغینان واپس آئے۔ اور یہاں کے اکابر شیوخ سے انہوں نے خاص طور پر فن حدیث میں استفادہ کیا اور اجازت حاصل کی۔ چنانچہ انہوں نے شیخ عبداللہ بن ابی الفتح الخانقاہی سے عمومی طور پر روایت حدیث کی اجازت لی[6]

شیخ فضل اللہ بن عمر ابو الفضل اسفورقانی کے یہاں بھی سماعت حدیث اور اجازت مطلقہ حاصل کی[7]

یہیں امام ظہیر الدین حسن بن علی مرغینانی بھی تھے۔ جو چار واسطوں سے امام ترمذی کے شاگرد تھے۔ ان سے صاحب ہدایہ نے ترمذی شریف کا درس لیا۔ اور اجازت لی[8]

اس کے علاوہ مرغینان ہی میں شیخ ضیاء الدین صاعد بن اسعد مرغینانی سے بھی ترمذی کا درس لیا اور پھر اجازت پائی[9]

<u>رشدان</u> یہ مرغینان ہی کا ایک گاؤں اور امام برہان الدین کا اصل وطن ہے۔ یہاں ایک بار الامام الخطیب الزاہد محمد بن احمد الجادکی تشریف لائے۔ امام برہان الدین کے یہاں قیام فرمایا۔ امام نے ان سے درس حدیث لیا اور اجازت لی[10]

شیخ ابوبکر بن حاتم رشدانی، رشدان ہی کے باشندہ اور الحکیم الامام الزاہد کے لقب سے معروف تھے۔ صاحب ہدایہ نے ان سے بھی تعلیم حاصل کی جس کا انہوں نے اپنی معجم المشائخ میں ذکر کیا ہے اور ان کے چند اشعار بھی نقل کئے ہیں[11]

---

[1] الجواہر ج ا ص ۳۹۱ [2] ایضاً ج ا ص ۴، [3] ایضاً ج ۲ ص ۶۷، [4] ایضاً ج ا ص ۳۴۵ [5] ایضاً ج ۲ ص ۱۲۱ [6] ایضاً ج ا ص ۲۸۰ [7] ایضاً ج ا ص ۴۰۵ [8] ج ا ص ۱۹۸ [9] ج ا ص ۲۵۹ [10] ج ا ص ۱۳ [11] ج ا ص ۲۷۲

اوش | شیخ الاسلام نصیر الدین محمد بن سلیمان اوشی اپنے علم و فضل کے علاوہ زہد و عبادت میں بھی مشہور اور ممتاز تھے اور زاہدوں میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے اپنی تمام مسموعات کی اجازت خود اپنے دست مبارک سے لکھ کر صاحب ہدایہ کو روانہ کی[1]

حرمین و ہمدان | ۵۴۴ھ میں صاحب ہدایہ نے شیخ الاسلام صفی الدین ابو حفص عمر بن عبدالمومن گجوادری بلخی کے ہمراہ سفر حج کیا۔ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور پھر بعد میں ہمدان وغیرہ کی راہ سے سفر واپسی بھی ایک ساتھ ہوا۔ اس طویل سفر میں جو ایک سال سے زیادہ مدت تک جاری رہا صاحب ہدایہ نے شیخ الاسلام صفی الدین سے درس حدیث لیا اور مختلف مسائل زیر بحث رہے۔ انہوں نے اپنے مرویات و مسموعات کی اجازت مرحمت فرمائی[2]

بغداد | مؤلف ہدایہ اپنی کتاب التجنیس والمزید میں اپنے بغداد کے سفر کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ جہاں انہوں نے شیخ برہان الدین ابوالحسن علی بن الحسن بن عبداللہ الغزنوی[3] سے سماعت حدیث کی، شیخ کے لئے انہوں نے الامام الاجل الزاہد کے الفاظ استعمال کئے ہیں[4]

(باقی آئندہ)

---

[1] الجواہر ج ۲ ص ، [2] ایضاً ج ا ص ۳۹۲ [3] حافظ شمس الدین محمد بن علی داؤدی (م ۹۴۵ھ) نے شیخ کا نام اس طرح لکھا ہے۔ شیخ علی بن الحسین بن عبداللہ الغزنوی الواعظ۔ وہ لکھتے ہیں کہ شیخ غزنوی عربی و فارسی میں گفتگو کرتے تھے۔ خوش مزاج اور خوش گفتار تھے۔ فقہ و تفسیر سے واقفیت اچھی تھی۔ مروت و شرافت، سخاوت اور بذل و عطا میں کامل اور مسلکاً حنفی تھے۔ مستظہر باللہ خلیفہ عباسی کی اہلیہ نے ان کے لئے ایک رباط تعمیر کرادی تھی۔ وزراء و اکابر بلکہ خود خلیفہ بھی ان کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے شیخ غزنوی کا انتقال ۵۵۱ھ میں ہوا ہے۔ ابن جوزی نے ان کو مائل بہ تشیع لکھا ہے۔ (دیکھئے داؤدی کی تصنیف طبقات المفسرین ج ا ص ۴۰۵ مطبوعہ شرکۃ الجمہوریۃ بعابدین) [4] کتاب التجنیس والمزید ص ا (نسخہ قلمی دارالمصنفین)

افغانستان پر روسی جارحیت اور مؤتمر المصنفین کی اہم پیشکش
روسی الحاد
پس منظر و پیش منظر
تالیف و اشاعت ——— مؤتمر المصنفین
سوشلزم اور کمیونزم حریت اقوام، آزادی افکار کا غاصب اور دیگر مذاہب کا عظیم دشمن اور انسانی اخلاقی قدروں کا کن کن طریقوں سے باغی ہے؟ ان سب باتوں کا جواب اور کمیونزم کی فکری نشو و نما، جنگ اقتدار، مظالم اور چیرہ دستیوں، مستقبل کے ناپاک عزائم کا تحقیقی اور تفصیلی جائزہ۔
اہم ابواب کی ایک جھلک جبکہ ہر باب کئی ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے
۱۔ محرکات و عوامل
۲۔ سوشلزم کا فکری سفر
۳۔ عملی سرگرمیاں اور جنگ اقتدار
۴۔ سوشلزم کی چیرہ دستیاں
۵۔ مذہب و اخلاق دشمنی
۶۔ سامراجی تسلط۔ روس اور افغانستان پاکستان اور سوشلزم
افغانستان پر ظالمانہ یلغار کے بعد روس پاکستان کے دروازوں پر دستک دے رہا ہے۔ آیئے عملی جہاد کے ساتھ ساتھ علمی و فکری جہاد کیلئے بھی کمربستہ ہو جائیں ——— ایک بھیانک اور مکروہ چہرہ جسکو بے نقاب کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے
بلاشبہ اس موضوع پر ایک مستند اور تحقیقی کتاب
جس کیلئے صدہا ماخذ کو کھنگالا گیا ہے
قیمت ۱۲ روپیہ صفحات دو سو کاغذ و طباعت عمدہ۔ تبلیغ کے لئے سو نسخوں پر ۳۳ فیصد رعایت
آج ہی طلب فرمائیں
مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور پاکستان

SOHRAB
پاکستان کا
نمبر
1
بائیسکل
سہراب

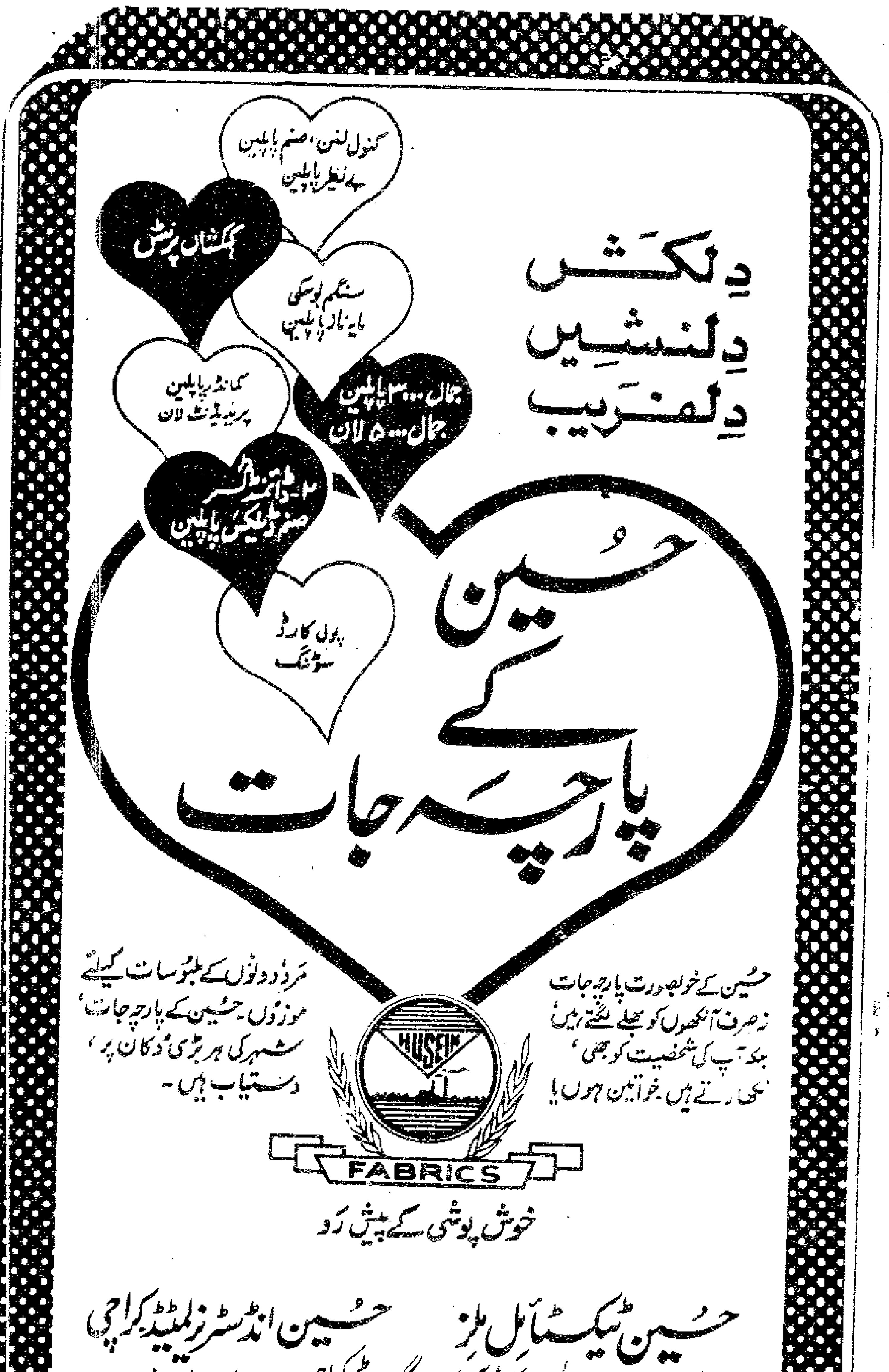
کنول لنن، صنم پاپلین
ہے نظیر پاپلین
گلستاں پرنٹس
سنگم لوحکی
پائیدار پاپلین
کمانڈر پاپلین
پریذیڈنٹ لان
جمال ۳۰۰ پاپلین
جمال ۵۰۰ لان
صنم ڈیلکس پاپلین
پہول کارڈ
سوٹنگ
دِلکش
دِلنشیں
دِلفریب
حُسین کے پارچہ جات
حُسین کے خوبصورت پارچہ جات
نہ صرف آنکھوں کو بھلے لگتے ہیں
بلکہ آپ کی شخصیت کو بھی
نکھارتے ہیں۔ خواتین ہوں یا
مرد دونوں کے ملبوسات کیلئے
موزوں۔ حُسین کے پارچہ جات
شہر کی ہر بڑی دکان پر
دستیاب ہیں۔
HUSEIN
FABRICS
خوش پوشی کے پیش رو
حُسین ٹیکسٹائل ملز
حُسین انڈسٹریز لمیٹڈ کراچی
کا ایک ڈویژن

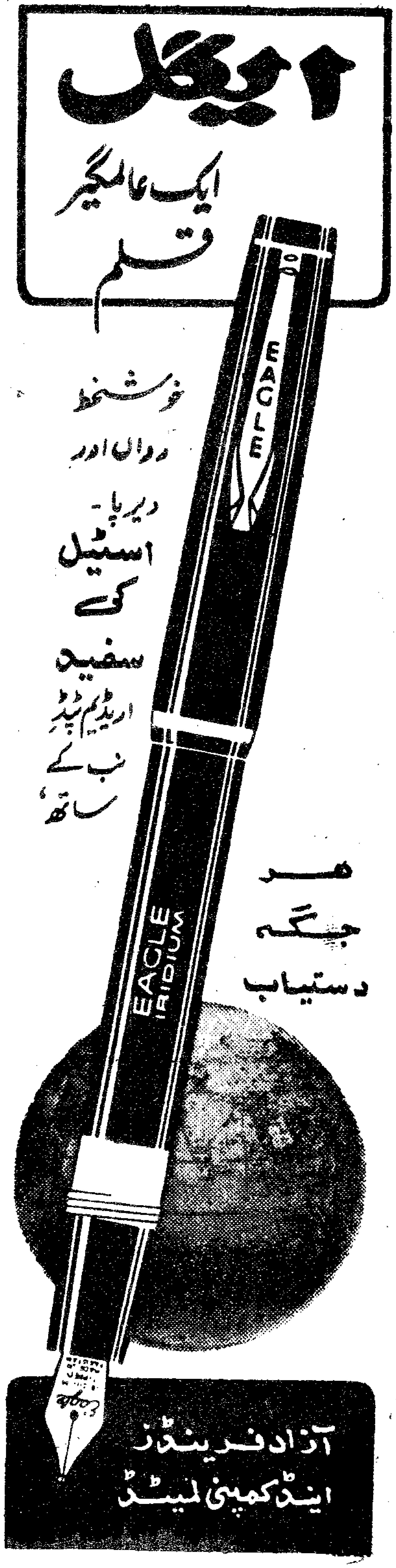
ایگل
ایک عالمگیر
قلم
EAGLE
خوشخط
رواں اور
دیرپا۔
اسٹیل
کی
سفید
اریڈیم پٹڈ
نب کے
ساتھ
ہر
جگہ
دستیاب
EAGLE
IRIDIUM
آزاد فرینڈز
اینڈ کمپنی لمیٹڈ